

مشتاقی نوحی که در این کتاب

بسم الله الرحمن الرحيم

در بیان احوال و مشایخ

آتش تیرانام که مانند بادی	که بر جان کوه و بی شکوه	اوی سبکی دگر و آتش	و بی شکوه بونامی
زبان سحر جلد تیری گوی	که بی تو توادرانک بی سیر	ببین بر می آید و درانک	که میشتاق به حبیب می گوی
تشریفات میخسب بر کمال	تجربین بی شانل آن طلال	بزرای من تیری جایان کرد	که میشتاق تیری لگ برین گوی
جز آتوبی بی در سبب چون	نشیالات کی سارنی بیچین	تو بی شای بر کرمین مکان	تو بی و شاد ز من زین
تو بی ناک لعلکاش ای نیم	که بی تیر تیری عواد و نیم	تری بود کی بحر کمالی دود	حاجت بیک بی هیچ کوب و
چهره کی جوانی برین سیر نظر	ترا نوراون ب سبب جلوه گر	و ده حلقی می گهری برین تیر	که بران چون یکا به یکا
تو بی که گیتی برین چو کی بر	حباب سبب برین سبب و کی بر	ترا حبیب نور انشان	بشازین دس انشان
پیشانی منم ز کی شیار	بدر بزا و در بحر و کوه سار	که برین لاله و کل سوار و کلاه	که برین و در جهان و دلا کلاه
که برین لعل و با قوت یا خیار	بیزره برین سبب و توانا	ببین برین عیان و بی رتبا	ولی اصل جلوه تو سبب و رتبا
جوانی بی چرخ خوش آشی	بنایا و برین کس سبب آشی	پرا حلقه برین اوس و پرا کاس	تو انسان نام و کاس
و بی جلوه آتایی برین نظر	اگر چه بظاهر بی حربه	سوانسان برین کس سبب	اگر چه برین کس سبب
اوسی بی حضور و جلوه	و بی گنج منم و نام کتاب	خضو که جو اکل انسان	و ساری صغیران و کاس
ده انسان اکل سبب و کوه	هو اسفتر برین سبب و کوه	بنی البرایار رسول کریم	نبوت کی دیار کریم
حبیب اسید البرکین	شفیع الوردی و دی و دین	محمد بی نام و کاس احمد لقب	بیان تو سبب و کاس
دل و یکا جو برین غریب	میر خطاسی کی شک و رب	زبان او کی بی جهان م	سوا باغ دین بی شک و رب
بظاهر بی چو قطع انبیا	حقیقت برین بی مطلع	سوا دل بی بی طرح و کاس	بظاهر کی گوه آخر ظهور
جواد برین مامل فر کجی	اسبی کته بار یکا پالنجی	که سبب و کس اکل انسان	تو میشتاق تصویر جهان
سود تور بی طوطو کاس نام	که آخر کوه سبب نام کاس نام	سوتها انبیا که قصیده	مواختم و کاس بی غریب
تخلص موقع تبار و جهان	سود تور بی طوطو کاس نام	ان کس بی بی چندی و جسم	بظاهر موافقتی زیر خاک
ولی نوراد و کاس بی نام	که بران لکین بی و کاس	هو جلوه کوه آل و کاس	جوانی پیش و کاس بی نام
به تو وصل و کس اسباب برین	جو برین کاس و کاس	آه بی اروم و دود و کاس	تو بی و کاس و کاس



[illegible]

دل نئی کو تو یان کہ سر سر  
 کہ سر گز ز باقی ز باقی سکی بود  
 کہ حسین چون فلک شمس که پدید  
 بر آید و سکی نفیس سکی  
 جو خطا بر سوا قوال اخلاق  
 ذرا که حقیقت بود و سکی  
 بہت دور کہ اینچہ می گمان  
 وہی عزیز اور سب بہن دلیل  
 وہی نافذ حکم ہی الی شیر  
 کسی ہر کا بہ لقب ستا  
 کہ یکم بہنیں بولنی کی مجا  
 ذرا باکی ہو و می بان و بد  
 نہر کی بان غیر تسلیم  
 فرشتہ کی ان لڑکان کی  
 ولی گزیر ہی سکی او کا کام  
 و سکی غیب شہادتین  
 نہت و ز حاضرین سب کہ  
 حقائق او سکی بہن چلاک  
 ہی بولنی بہن سب حق  
 ہی بولنی ہی کہ اسامین  
 کیا کہتا ہی ہتہ وہ بار بار  
 مادی ہی بار کو ایک بار  
 آتا ہی سکی جو جو

که درین لیسین چه چیز است  
 که درین لیسین چه چیز است  
 سو قسامین که کمالی است  
 سو اول عقیده که انشائی است  
 و بی و ستر قسمی است  
 بهید فصل اول سوره سوره  
 بهی جان تو در سنی شک و سب  
 نین و سکی عزت بین تنی سکر  
 و بی آب کر تابی بزرگو  
 و ده خود بگری بگری و قتل  
 سنا سکر و روانی گندی  
 قلم او کا جایی مش نهنگ  
 جایی بی ادم من کردی  
 بزی و در چو بی بی جایی  
 سو نکته نوازی تو سهر  
 فلک سکی سید بسین و ارگون  
 کو اک نه شب بهر جود این  
 بهی کلین که مبدو تو کو ستن  
 سمنرد که بار و در جان  
 ای ساری طح سبک  
 که تابی تو تو در  
 و سیر سکی حکم است  
 که جی عذران و سنی

نو سون کی سکاوی سکن  
 سو نو سون کی سکاوی سکن  
 کہ کتا تری و کھا دشوار  
 ہندیت نہت و نیاک با  
 ذرا اوس بھی پیو ہو شیا  
 جو کہ چہین ایمان کی پاؤں  
 کہی انت خالق کی فی حق  
 ہیر عوی تا ہی سانی پر یک  
 وہی حل کی عقدی شکل کی  
 نہیں کام میں اوسکی کوئی دلیل  
 تو بہ کون ہی چاہتا ہو سکی  
 یہ بلکی خوش ہو دین ہو  
 جس چاہی کہ میں دی حلیل  
 اس فکر و غم کا ہی اوسکا دیر  
 ولی کتا گری بھی و سوری  
 ملک اوسکی تسبیح میں لگون  
 سو سب بد میں اوسکی شیار  
 امداد میں اوسکی ہمت را  
 یان تا ہی اوسکی احسان کو  
 سینہ میں اسرار ہر لچھے  
 یوں مبرسی ہو لکھن  
 وں وں آنا بھی سکت  
 کرتا ہو وں وں وں

کہیں کی پروا نہیں آتی  
 وہ دلوں کا بانی حسن نہیں  
 کہہ رہے ہیں عشق کی بوند  
 کہ لالہ کی دوسری دکانی سب  
 جو دکانی کا لالہ ہیں رنگ  
 وہ گھنٹی چوہہ دیوی بتا  
 کمال او کی مائی کیسے کی ہو گئے  
 سوچنے کو نہ کہی کیسی عزیز  
 او کی بدولت ریا نہیں بول  
 کہ نہیں ہیں عشق میں شادی  
 او کی سچی و کھائیہ جیہا  
 دیکھنی سنی سنی کی بات  
 حقیقت میں ہی کچھ ہر قدم  
 زبان او کی جاری ہے ذکر  
 جو آہ و فغان میں ہو سقا  
 او کی کار چلو دی کچھ سنی  
 او کی ہی چٹکائی خچر میں  
 وہی من کی صبح و سہا  
 اشتیاق سنی شکر پہر بیان  
 وہ پائی کی خیر باؤں میں  
 جو کہ تاہری ہی سنی رخ ناز  
 کہ تیرے کی دیکھو میرے شہر ہی

یہ کہتے کہتے کی و نائی کو  
 کہہ دیا کاجی حلقہ میری شیر  
 سنی میکلی مشاق کا چنگ  
 ہزاروں دن پرستی میں روز  
 کہ غاہر میں جا پڑھ رہے تھے  
 کہ ہر تری او کی ہیں کاجیا  
 سہی شری گھنٹی بیان کی ہو گئے  
 سہی شری گھنٹی بن باقیہر  
 این بیت ہستی ہر چول پور  
 سو گھنٹی کہتے میں سرشاری  
 او کی یہ کہتے ہیں سہیل  
 وہ چھپتا پھر ہی پشیر پاش  
 سہی کہتے سنی میں دلوں ہم  
 تو دل کا شوق ہی لکھ میں  
 تو سنی کو کو سنی ہو گئے تھی  
 کہ جس کی کاجی یہ سہی سکی  
 او کی ہی کہتے ہیں کی سنی  
 یہ تھی پڑ گئی تھی بن بر ملا  
 وہ کہتا ہی حید دیکھو سنی  
 دیکھتا ہی کو کو لکھو اپنا حال  
 اذان کہنی تھی ہو شہر  
 قلعہ کی جو غیر کار لڑ ہی

کہ جس کی ہستی نہ ہو نہ  
 جو تو قلعہ میں شاراں تھی  
 سید رہی شہر او کی لگی ام  
 دزدانیکہ کو تھپی یہ ہو گئے  
 سو تو نہیں او کی کہی تھی  
 گل و لالہ و نشتر نہ بیکان  
 چمن کا نہ کر نسیم سحر  
 کہ سنی کی نہ کیلری ہو شیا  
 یہ جویات لوگوں میں ہو گئے  
 او کی سچی او کی لکھیں کو  
 سو یہ بات ہی عروں فقط  
 سرق میں او کی ہی دالا مال  
 وہ کہہ کہہ کی و نائی روز  
 زمان او کی کو چرب جالاکا  
 جو وہ ذکر میں سنی بیان  
 عبا او کی کہی ہی سہی سہی  
 او کی سنی سنی میں چھپا  
 سو سہی ہی سنی ہی سنی  
 لکھتا ہی ہی ہی سہی کلام  
 غلامی کی انجیر میں دھون  
 ہوا میں معلق یہ سار طہیر  
 سواتی تو لازم ہی داگی

لالہ کی کاجی سنی سنی  
 سواں جنوں کی کاجیاں تھی  
 ادب ہی کاجی ہو لاکھام  
 سہی سہی سنی سنی شوق میں  
 وہ خستہ گلزار سنی لاکھام  
 سہی شری سنی سنی شری  
 جو نہ کہی کہی ہی سنی سہی  
 خوشی سہی سنی سنی شری  
 او شاراں سنی دکان کو رہی  
 او را دکانو ہی پناہ کہہ دعو  
 خیالات ہی میں سار سنی  
 خجرات چنی رہیں او کی لال  
 یہ سہی سنی سنی سنی  
 وای غیر سنی سکادل پاک ہی  
 تو یہ سنی میں چہرہ حیران ہی  
 تو سنی سنی کی کاجی سنی  
 او کی سنی سنی سنی سنی  
 کہہ رہی حیرت میں ہی راز  
 مودہ ہی سنی سنی سنی  
 سنی ہی ہون کو کہہ راز  
 صفین باندہ کر کر رہی سنی  
 زمین و فلک ہی سنی سنی

خون کزین سب پیران  
زارا بارادینکا دیکه خندو  
وہ از مکرش تو حید کی تارینا  
او ایلچی چو او نینس لاکھا  
خندوت کلسکے حکم ایکبار  
اعت کزین تی نینس آج کل  
سندرتہ نینس ہی مختص  
سودن کر ہی ہو کی تیار  
دکمالی ہی راہ شتاق کو  
پہر مین حدت مین تو بتا  
اطاعت مین او سکے یہ ناچار  
نہ او نکو ملی بار دیاں رو بر  
او انس جوشا شطرنج ہی  
سوطاعت مین او سکے عجب  
نہر رو عیان دت کی انواع مین  
رسی او سکے خدمت میں حضور  
کلام و سکا آرن سن کن ر  
او سکے کوئی است ورنج مین  
او سکے ہی یہ قائم معتم  
او سکے کی ورنج عار و پ  
کسی طرف جو کر ای التفات  
وہی ہوئی صد کی جی کی

ہر اک مشعل علی ہی تیرین  
کہ ہر اٹان ام ویکار کو  
سو غیرون کی سو نینس آرن  
وہ حاضرین مستان نام  
نہ او سکے خدمت کی چو عا  
پہر خدمت مین پر سب بھر کی  
مداد کر کرتی ہی کو غنی  
نریتی ہی پر سب پر آب کی  
سکھائی ہی یہ رسم عشاق کو  
کہ کثرت کی عالم کی یون و بنا  
حکومت مین او سکے یہ ناچار  
نہ او سکے ذرا ہی مان گفتگو  
سو او سکے ای راحت بخ  
عبادت مین او سکے پریشان  
کہ یاد او نکو اوں سب انواع  
ندی کو نینس دینن مقام  
کمال او سکے ہر درہ ہر  
مقبہ ہو کر قید افرین مین  
اوسی ہی کی دینس مین ویم  
اوسی طرف دیکھ دن ورت  
بن آوی کہی کہی ہو سکوتا  
کہ غیرون کی سادگی کی

طوق دکر او سکے مین نزار  
سو او سکے ہی تیرین  
سو نکو مین ہی تیرین  
ستود وقت او نکا یہ مقام  
ہر شرت کر ای نینس ہی تار  
پہر چیل ہی تیرین تیرین  
دلی جتی او سکے تیرین ہی  
پہر مین مین او سکے یون و بتا  
کہ عاشق کا ذکر ای تیرین  
پہر مین ہی تیرین عزت کو  
نہنن مین چنستا او نکو کوئی مان  
سو قدر او سکے و مان چن شت  
سکھایا او سکے ہی مکر و خن  
کہ لاکھ و زائین و کرانی کر  
سو یہ سب کسب انسان کے  
او سکے کمالات دیکھا کر  
اوسی ہر و سا کر سب  
ڈری جس سب ہو و سکا عتاب  
سو شرک جلی سی دور دو  
اوسی کی مین لاکھ ہی گ  
غرض غیر جی بقدر ہوئی تو  
سو پالی جی پتی ہو حید یا

اور ہو سکے چنستا ہی شل  
اوسین ہی تیرین ہی شل  
کہ طالب مین تیرین تیرین  
کہ ہو مین ہی تیرین ہی  
پہر ہی تیرین ہی تیرین  
کہ ہو سو کر ہی تیرین تیرین  
سو سب یکا تیرین ہی تیرین  
نکالی ہی دیکھا جی ای تیرین  
کنا کش مین ہی تیرین ہی  
سو مین کر مین او سکے خلوت  
جو چاہیں کر کیوں رو بہ  
یہاں کو کہ لاکھ مین  
بنایا اوسی کی کن او کن  
کہ اور و طوق مین تو تیرین  
جو ہی خلوت ہو و رحمان کی  
اوسی کی شاد اسبھا کر  
پہر ورنج ہی ہو کر گذر  
کسی جی ہو و اوسی کھا  
کہ تو حید شری کی تیرین  
اوسی کی ای تیرین ہی  
سو تو حید کا او قدر ہو  
عبادت ہی ہو سکا ہر کار و

وہ بہت کراہی دیکری گناہوں کی گنتی میں ہی چوٹا ہیں یہ کیا انسان یہ عہد کا بھلا نہ گورست سارے گناہوں کا پتہ پتہ کہہ پاؤں شاہ کو یہ کی جیل کہ جس کا حق کو ہی ہتھیار سود کا ہی پتہ نہیں کہی سود کا وہ کسی ہی پتہ ناپ سود جان و دل کی شان و سب اشی کی اس پر سبلی اوی رہی ہر سنانی اشکار یہ جو کہ پوچھ رہی روکیز ستار ہی چنی ہیں نیاں دخون کی جتنی ہیں ہرگز سو کچھ ہی ضرورت ہو	وہ جو نور کراہی ہو فکری کہ بہت ہی شامت سی غیر کی ولی ہا کی گزیر کو ہو کو عین ولی ہا کی گزیر کو ہو کو عین کہ پانچ انگوٹھی ہی یہ نور اور اوسمہ عقد اوسمہ بیان اس کا قرآن میں ساتی ہیں اس کو سنی اور ولی دو جہتیں ہر رو کا کہ شاہی خالق کی نقص اور غارتی ہر ہی اور اوشی کی سب کو یک گشت زمین ہی تباہ عرشین ویا پول بوتی ہیں اس کو ویا ہیں زمین پر یہ بکند وہ ہر چیز کو دیکھی ہی ہو	وہ جو کام کر رہی ہی تول خشو مقدس کی ہی وہ کہ تفسیر کرتی ہیں اس کو تمام کہ جو شرح میں سب ہی ملو سود کا اس کا کہی ہی جوت سود خر کہ گنتی ہر سود لکری و شانتی کو کہ اس بقی کی ہیں جی سوال تو ان کے ہی شریک و سکا کو کی ہیں وہ الحق کہ دانہ اس پر حقیقت ہی ہر چیز کی سود کی ہر اس کو پر آن ہر میدان میں جتا جتا سمندر کی موجیں ہیں لگا رہا ہی اوس سب کا	کہ جیت کا ہی سپر دم زو نفا ہو گونا نام و سکا خوشی ہی کرتی ہیں ہر بد و اسکی ایمان سب اور اوس پر غضب و عذاب سباد اکبر جا و اوس کی وہ ثابت گئی کرنی مخلوق کو تو افسوس ہیں کی کی دنیا کہ اکندہ دکا سید جرم ہی خوشی ہو یا انبیا ربکار کہ ہر چیز کا وہ ہی ہر وہ ظاہر ہو یا ہو و سر نہا غرض ہر اس کی ہر ہی ویا سب کی لہلاہالی ہیں ویا اسکی میں ہی جگہ نہا کہی ہی سب کی
---	--	---	--

## تمام شد

محمد شفیع علی صاحب مدح و طرح نظامی واقع بیت اسطنت کہنو دہر شہر سندھ ۱۲۶۵ ہجری  
حد الطبع کو شہید ۱۰۵۴